احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۷/۴۲ | اتوار - ۱۴۱۳ھ، ۳۰۔ ظہور ۱۳۷۱ ہش، ۳۰۔ اگست ۱۹۹۲ء | نمبر ۱۹۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد بازی انسان کو خراب کرتی ہے

"اصل بات یہ ہے کہ ایک فعل انسان کا ہوتا ہے۔ اس پر نتیجہ مرتب کرنا ایک دوسرا فعل ہوتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کا فعل ہے۔ سعی کرنا، مجاہدہ کرنا یہ تو انسان کا اپنا فعل ہے اس پر پاک کرنا استقامت بخشنا یہ اللہ تعالیٰ کا فعل ہے۔ بھلا جو شخص جلد بازی کرے گا اس طریق پر وہ جلد کامیاب ہو جائے گا؟ یہ جلد بازی انسان کو خراب کرتی ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صـ ۲۴۲)

جماعت احمدیہ کے زیرِ انتظام خدمتِ خلق کی عالمی تنظیم قائم کرنے کا اعلان

مکر بہت بڑی برائی ہے نظام جماعت احمدیہ کو اس سے مجتنب رہنا چاہیئے

محترم مسعود احمد صاحب جہلمی نے ابتلاء میں غیر معمولی استقامت کا مظاہرہ کر کے وفادار ہونے کا ثبوت دیا

ربوہ: ۲۸۔ اگست۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ کے تحت خدمتِ خلق کی ایک بین الاقوامی تنظیم قائم کرنے کا خیال ظاہر فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے یہ ارشاد آج بیت الفضل لندن میں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا جو مواصلاتی سیارے کے ذریعے پاکستان سمیت چار براعظموں میں دیکھا اور سنا گیا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے صومالیہ میں بھوک اور فاقہ کشی کا شکار ہونے والے لوگوں کی دردناک حالت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ وہاں پر لوگ بھوک کے جس عذاب کا شکار ہیں اس کے تصوّر سے بھی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ جماعت احمدیہ نے صومالیہ کے لوگوں کی مدد کرنے کی کوشش کی لیکن خدمت کے انتظامات اور ذرائع پر بھی مغربی قوموں کا قبضہ ہے۔ اس لئے باوجود کوشش کے ہم ان تک امداد پہنچانے میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آخرکار ہم نے اپنی امداد انہی ذرائع کے حوالے کر دی تاکہ کسی طرح بھی سہی صومالیہ کے عوام کی مدد ہو سکے۔

اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اب وقت آ گیا ہے کہ جماعت احمدیہ عالمگیر سطح پر ریڈ کراس وغیرہ کی طرز پر خدمت خلق کی ایک ایسی عالمی تنظیم بنائے جو بغیر کسی رنگ و نسل کے امتیاز کے ساری دنیا کے دکھی انسانوں کی خدمت کرے۔ اس میں صرف احمدیوں کو ہی نہیں بلکہ ساری دنیا کے شریف النفس انسانوں کو شامل کیا جائے گا۔ اور سب کی مالی مدد سے اس کو چلایا جائے گا۔

اس سے قبل حضور ایدہ اللہ نے گذشتہ خطبات کے تسلسل میں ایک اور برائی کی طرف احباب جماعت کو متوجہ کیا اور اس سے بچنے کی تلقین فرمائی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ مکر آج کی دنیا میں جھوٹ کے بعد سب سے بڑی برائی ہے۔ مکر کی وجہ سے انسانی معاشرہ طرح طرح کے دکھوں میں مبتلا ہے۔ اس کی مختلف اقسام میں تجارت اور لین میں دھوکا، رشتہ مانگنے اور دینے میں دھوکا شامل ہے۔ اور یہ سمجھا جاتا ہے کہ مکاری اور دھوکہ کے بغیر دنیا کا کام چل ہی نہیں سکتا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اسے شرک قرار دیا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ہماری جماعت کے معاشرہ کو کلیتہً مکر سے پاک ہونا چاہیئے۔ مکر کا مطلب ہے ایسا کام کرنا جس کے نتیجے میں اپنے حق سے زائد اور ناجائز حاصل کرنے کی کوشش کی جائے۔

معاشروں میں دجل اور فریب کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ پاکستان کا معاشرہ بھی انہی دکھوں میں مبتلا ہے امیر ملکوں کے دجل کے بارے میں آپ نے فرمایا کہ اگر ان کے دجل سے بچنا ہے تو سب غریب ممالک کو مکاری کے خیالات چھوڑ کر ایک خدا کی پرستش کی طرف لوٹنا ہوگا۔

بڑے اور امیر ممالک کے مکر کا ذکر کرتے ہوئے حضرت امام جماعت احمدیہ نے فرمایا کہ امریکہ ایک طرف عراق کے شیعہ لوگوں کی حمایت میں سرگرم ہے اور جنوبی عراق کو خود عراق کے لئے ممنوعہ علاقہ قرار دلوا رہا ہے مگر دوسری طرف بوسنیا کے مسلمانوں پر جو شدید مظالم توڑے جا رہے ہیں ان کے بارے میں زبانی جمع خرچ کے علاوہ اور کچھ نہیں کیا جا رہا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ نے بوسنیا کے مسلمانوں کی دردناک حالت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ انکو صفحہ ہستی سے مٹانے کی کوششیں ہو رہی ہیں۔ خود مغربی مفکرین یہ اعتراف کرنے پر مجبور ہو رہے ہیں کہ یہ مظالم ہٹلر کے مظالم سے بھی زیادہ خوفناک ہیں۔ اس ضمن میں سب سے بڑا مجرم امریکہ ہے جو یورپ کے ان ممالک کو بھی آنکھیں بند کرنے پر مجبور کر رہا ہے جو بوسنیا کے مسلمانوں کے لئے کچھ کرنا چاہتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مکر سے کام لینے والوں کو عذاب سے بھی ڈرایا ہے اور ایسے عذاب آتے بھی رہتے ہیں ابھی حال ہی میں امریکہ کی بعض ریاستوں میں جو طوفان آئے ہیں اس کے نتیجے میں وہاں ۱۵ ارب ڈالر کا نقصان ہوا ہے۔ اور لکھوکھہا انسان شدید مشکلات میں گھر گئے ہیں۔ یہ ارضی حادثات خدا تعالیٰ کی مرضی کے تابع ہوتے ہیں۔ خدا ہی ہے جو ان کو روک بھی سکتا ہے اور بڑھا بھی سکتا ہے۔ اگر اللہ چاہے کہ آج جو قومیں عظمت کی حامل ہیں کل ان کی عظمت، رفتہ رفتہ قصۂ پارینہ بن جائے تو اسے ایسا کرنے سے کوئی نہیں روک سکتا۔ مگر افسوس اس بات کا ہے کہ بہت کم ہیں جو نصیحت پکڑتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ان قوموں کے لئے دعا کریں آخر انہوں نے احمدیت ہی کی طرف لوٹنا ہے۔

مسعود جہلمی صاحب کا ذکرِ خیر

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جرمنی کے مربی سلسلہ محترم مسعود احمد صاحب جہلمی کا نہایت محبت سے ذکر فرمایا۔ حضور نے جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا۔ مسعود جہلمی صاحب کا حال ہی میں وصال ہوا ہے۔ یہ جرمنی میں خدمت دین انجام دے رہے تھے۔ دو تین سال قبل ان پر ایک ابتلاء آیا۔ اور میں ان سے ناراض بھی ہوا۔ میرے لئے بہت تکلیف دہ صورت حال تھی۔ کیونکہ مجھے ان سے دیرینہ قلبی محبت تھی۔ ان کے سارے خاندان سے محبت تھی۔ لیکن جہاں نظام جماعت کا سوال ہو وہ مجھے سب سے زیادہ پیارا ہے۔ کوئی قلبی تعلق اس کی راہ میں حائل نہیں ہو سکتا۔ لیکن جب یہ ابتلاء ان پر آیا تو انہوں نے خدا تعالیٰ کے فضل سے غیر معمولی ثبات قدم کا مظاہرہ کیا اور پوری استقامت سے نظام جماعت سے چمٹے رہے۔ اور اپنی اولاد اور متعلقین کو بھی یہی نصیحت کی کہ نظام جماعت سے پوری طرح وابستہ رہو۔ ان کی اس وفا کو دیکھ کر ان کی وفات پر میرے دل میں خیال آیا کہ ان کی قبر کے کتبہ پر حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کا یہ مصرعہ لکھنا چاہیئے۔ ع

بے وفاؤں میں نہیں ہوں میں وفاداروں میں ہوں

حضور ایدہ اللہ نے گلوگیر آواز میں فرمایا وہ واقعی وفادار تھا۔ اللہ تعالیٰ اسے غریق رحمت فرمائے۔ اور جس احمدی پر

باقی صـ ۲ پر

یہ شمارہ خطبہ نمبر کے خریداروں کے لئے بھی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۳۰۔ ظہور ۱۳۷۱ ہش   ۳۰۔ اگست ۱۹۹۲ء

اہل اللہ کے اوصاف

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے ایک خطبہ میں فرمایا کہ "آج لاکھوں ایسے احمدیوں کی ضرورت ہے جو اہل اللہ بن چکے ہیں" جب سے ہم نے یہ بات سُنی ہے اور اخبار میں پڑھی ہے ہم سوچتے ہیں کہ ہم ان لاکھوں میں کیسے شامل ہو سکتے ہیں۔ اور ہم ہی کیا ہمیں یقین ہے کہ ہر احمدی یہی سوچ رہا ہے کہ کیا وہ ان لاکھوں میں شامل ہے۔ یا نہیں۔ اگر شامل ہے تو اسے کیا کرنا چاہیئے کہ شامل ہی رہے اور اگر شامل نہیں ہے تو وہ کس طرح شامل ہو سکتا ہے۔ جماعت کو جس قسم کے احمدیوں کی ضرورت ہے اگر ہم ویسے نہیں ہیں تو ہمارے احمدی ہونے کا مقصد تو پورا نہ ہؤا۔

اور یہ بات بھی قابلِ غور ہے کہ ہمارے اپنے کہنے یا سوچنے سے کہ ہم اہل اللہ ہو گئے ہیں۔ تو یہ بات یقین کی حد تک نہیں پہنچتی۔ کون ہے جو اپنے کو اپنی سوچ کے مطابق اہل اللہ نہیں سمجھتا۔ ہر شخص اپنی جگہ پر یہی سوچتا ہے کہ مَیں خدا کے قریب ہوں۔ مَیں خدا والا ہوں یا بالفاظِ دیگر مَیں اہل اللہ ہوں۔ لیکن اس طرح تو بات نہیں بنتی۔ اہل اللہ ہونے کا ثبوت تو دوسری طرف سے آنا چاہیئے۔ یعنی خدا تعالیٰ کی طرف سے۔ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے ظاہر کرے کہ فلاں اہل اللہ ہے اور فلاں نہیں ہے۔ اگر ہمارے ساتھ اللہ تعالیٰ کا سلوک دوستوں جیسا ہے تو ہم اہل اللہ ہیں اور خدا کے کہے ہوئے اہل اللہ ہیں۔ اور اگر ہمارے ساتھ اس کا سلوک ایک عام بندے جیسا ہے۔ تو ہم اسکے بندے تو ہیں لیکن یقیناً اہل اللہ کہلانے کے مستحق نہیں ہیں۔

حضور انور فرماتے ہیں کہ "جتنے لوگ دنیا میں ٹھوکر کھاتے ہیں وہ اس مقام پر جاکر ٹھوکر کھاتے ہیں جہاں خدا کی محبت سے دنیا کی محبت یا اولاد کی محبت یا اپنی عزّت کی محبت آگے اونچا سَر نکالے کھڑی ہوتی ہے۔ جب تک ان کا امتحان اس مقام تک نہیں پہنچتا وہ مخفی رہتے ہیں یعنی ان کا نفاق مخفی رہتا ہے۔ جب ابتلاء اتنا سر اٹھائے یا اتنا بلند ہو جائے کہ وہاں جاکر خدا کی محبت کوتاہ رہ جائے اور اس کا قد چھوٹا رہے اور انکی اولاد کی محبّت اور مال کی محبت اور عزّتِ نفس کی محبّت اونچی نکلی ہوئی ہو تو وہ ابتلاء پھر ان کو خدا سے الگ کر دیتا ہے۔"

اس سے پتہ چلتا ہے کہ اہل اللہ دراصل وہ لوگ ہوتے ہیں جو صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی محبّت میں غرق ہوں۔ باقی تمام محبتیں اس محبّت کے ماتحت ہوں بلکہ اسی محبّت میں پوشیدہ ہو کر رہ جائیں۔ وہ سَر نکال ہی نہ سکیں اور صرف اتنی ظاہر ہوں جتنی خدا کی محبت انہیں اجازت دے۔ معاملہ مشکل بھی ہے اور آسان بھی۔ لیکن کر دیکھنے والا ہے۔

گو باپ بھی کرتا ہے بہت خوب حفاظت
کردار کی تشکیل میں ہے ماں کا بہت ہاتھ
پروان چڑھاتی ہے وہ جینے کا ہر انداز
دیتی ہے جو بچپن میں وہ رہتا ہے سدا ساتھ

——— ابوالاقبال

یہ عشق کا بندہ ہے، کیا عشق کا بندہ ہے
دُنیا بھی تہِ پا ہے، عقبےٰ بھی تہِ پا ہے

جنّت سے گریزاں مَیں، دوزخ کو حذر مجھ سے
اے داورِ محشر اب کیا تیرا ارادہ ہے

تقدیر کا جب پردہ اُٹھا تو نظر آیا
تقدیر کے پردہ میں میرا ہی تقاضا ہے

وہ پردہ اٹھائیں جب تُو آنکھ کو جھپکا لے
اے شوقِ تماشہ یہ آدابِ تماشا ہے

ہم دیکھنے والے ہیں دھوکے میں نہ آئینگے
تو کس لئے مصروفِ آرائشِ سینا ہے

پھر شیخ نے چھیڑا ہے فردوس کا افسانہ
پھر انجمنِ دوزخ اس بزم میں برپا ہے

دوزخ کبھی دیتے ہیں تنویؔر کبھی جنّت
مجھ سے تو کوئی پوچھے کیا میری تمنّا ہے

روشن دین تنویؔر

واقفینِ نَو کو تقویٰ کے زیور سے سجائیں

حضور انور نے فرمایا:

"خدا کے حضور بچے کو پیش کرنا ایک بہت ہی اہم واقعہ ہے۔ یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ اور آپ یاد رکھیں کہ وہ لوگ جو خلوص اور پیار کے ساتھ قربانیاں دیا کرتے ہیں وہ اپنے پیار کی نسبت سے ان قربانیوں کو سجا کر پیش کیا کرتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔

قربانیاں تحفوں کا رنگ رکھتی ہیں اور ان کے ساتھ سجاوٹ ضروری ہے، آپ نے دیکھا ہوگا بعض لوگ تو مینڈھوں اور بکروں کو بھی خوب سجاتے ہیں اور بعض تو ان کو زیور پہنا کر پھر قربان گاہوں کی طرف لے کر جاتے ہیں، پھولوں کے ہار پہناتے ہیں اور کئی قسم کی سجاوٹیں کرتے ہیں۔ انسانی قربانی کی سجاوٹیں اور طرح کی ہوتی ہیں۔ انسانی زندگی کی سجاوٹ تقویٰ سے ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے پیار اور اس کی محبّت کے نتیجہ میں انسانی رُوح بن ٹھن کر تیار ہؤا کرتی ہے۔ پس پیشتر اس کے کہ یہ بچے اتنے بڑے ہوں کہ جماعت کے سپرد کئے جائیں۔ ان ماں باپ کی بہت ذمہّ داری ہے کہ وہ ان قربانیوں کو اس طرح کریں کہ ان کے دل کی حسرتیں پوری ہوں، جس شان کے ساتھ وہ خدا کے حضور ایک غیر معمولی تحفہ پیش کرنے کی تمنّا رکھتے ہیں وہ تمنّائیں پوری ہوں"

(از خطبہ فرمودہ ۱۰ فروری ۱۹۸۹ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقدیر کی بات

تقدیر کا تعلق اعمالِ انسانی سے

حضرت امام جماعت الثانی فرماتے ہیں

گو اس وقت تک جو کچھ میں بتا چکا ہوں اس سے معلوم ہو جاتا ہے کہ تقدیر کا وہ مفہوم نہیں ہے کہ جو عوام میں سمجھا جاتا ہے (۔) یعنی یہ کہ جو کچھ کرتا ہے بندہ ہی کرتا ہے یا یہ کہ جو کچھ کرتا ہے اللہ تعالیٰ ہی کرتا ہے۔ بندہ کا اس میں دخل نہیں ہے۔ بلکہ اس کے علاوہ ایک درمیانی راستہ ہے جو صحیح ہے (۔) لیکن اب میں زیادہ تشریح سے اس امر کو بیان کر دیتا ہوں کہ تقدیر کا تعلق اعمال انسانی سے کیا ہے۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ جیسا کہ میں بیان کر چکا ہوں۔ تقدیر کئی قسم کی ہے۔ تقدیر عام طبعی اور تقدیر عام شرعی۔ تقدیر خاص طبعی اور تقدیر خاص شرعی۔ ان میں سے اول الذکر تقدیر ہی ہے جو سب انسانوں سے تعلق رکھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کچھ قوانین مقرر کر دئے ہیں۔ جن کے ماتحت سب کارخانہ عالم چل رہا ہے یعنی ہر ایک چیز میں کچھ خاصیتیں پیدا کر دی ہیں۔ وہ اپنی مفوضہ خدمت کو اپنے دائرہ میں ادا کرتی ہیں۔ مثلاً آگ میں جلانے کی خاصیت رکھی ہے۔ جب آگ کسی ایسی چیز کو لگائی جائے گی جس میں جلنے کی طاقت رکھی ہوئی ہے تو وہ اسے جلا دے گی اور اس چیز کا جلنا تقدیر کے ماتحت ہو گا لیکن خدا تعالیٰ نے یہ مقرر نہیں فرمایا کہ فلاں شخص فلاں شخص کے گھر کو آگ لگا دے۔ چیزوں کی خاصیت خدا تعالیٰ نے پیدا کی ہے مگر ان کے استعمال کے متعلق اللہ تعالیٰ کسی کو مجبور نہیں کرتا۔ چور جب چوری کرتا ہے تو یہ بات بے شک تقدیر ہے کہ جب وہ غیر کے مال کو اٹھاتا ہے تو وہ مال اٹھ جاتا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ نے یہ بات مقرر نہیں کی۔ کہ زید بکر کا مال اٹھا لے۔ زید کو طاقت حاصل تھی کہ خواہ اس کا مال اٹھاتا خواہ نہ اٹھاتا۔ یا مثلاً بارش آتی ہے تو یہ ایک عام قاعدہ کے ماتحت آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا اس کے متعلق کوئی خاص حکم نہیں ہوتا کہ فلاں جگہ اور فلاں وقت بارش ہو۔ پس بارش کا آنا ایک تقدیر ہے مگر تقدیر خاص نہیں۔ ایک عام قاعدہ اللہ تعالیٰ نے بنا دیا ہے۔ اس قاعدہ کے ماتحت بارش آجاتی ہے اور جیسے حالات ہوتے ہیں ان کے ماتحت برس جاتی ہے

لیکن جیسا کہ میں نے بتایا ہے اس تقدیر عام کے علاوہ اور تقدیریں بھی ہیں۔ اور ان میں اللہ تعالیٰ کے خاص احکام نازل ہوتے ہیں اور اس وقت جب یہ تقدیریں نازل ہوتی ہیں تو تقدیر عام کو پھیر کر ان تقدیروں کے مطابق کر دیا جاتا ہے۔ یا تقدیر عام کے قواعد کو توڑ دیا جاتا ہے جیسے حضرت ابراہیمؑ کو آگ میں ڈالنے کے وقت۔ مگر یہ تقدیر ہر ایک کے لئے اور ہر روز نازل نہیں کی جاتی۔ بلکہ یہ تقدیریں خاص بندوں کے لئے نازل ہوتی ہیں۔ یا ان کی مدد کے لئے یا ان کے دشمنوں کی ہلاکت کے لئے کیونکہ خاص سلوک خاص ہی لوگوں سے کیا جاتا ہے یا ان تقدیروں کے نزول کا محرک کسی شخص کی قابل رحم حالت ہوتی ہے جو خواہ خاص طور پر نیک نہ ہو مگر اس کی حالت خاص طور پر قابل رحم ہو جائے۔ اس وقت بھی اللہ تعالیٰ کی رحمانیت جوش میں آکر اس کی صفت قادریت کو جوش میں لاتی ہے جو اس مسکین کی مصیبت کو دور کرتی یا اس پر ظلم کرنے والے کو سزا دیتی ہے۔ یہ تقدیر خاص جو نازل ہوتی ہے یعنی انسان کو مجبور کر کے اس سے ایک کام کرایا جاتا ہے۔ مثلاً زبان کو حکم ہو جاتا ہے کہ وہ ایک خاص فقرہ بولے اور خواہ بولنے والے کا دل چاہے نہ چاہے اسے وہ فقرہ بولنا پڑتا ہے اور اسکی طاقت نہیں ہوتی کہ وہ اس کو روک سکے۔ یا کبھی ہاتھ کو کوئی حکم ہو جاتا ہے اور کبھی سارے جسم کو کوئی حکم ہو جاتا ہے اور اس وقت انسان کا تصرف اپنے ہاتھ یا جسم پر نہیں رہتا بلکہ خدا تعالےٰ کا تصرف ہوتا ہے۔ چنانچہ حضرت عمرؓ کا ایک واقعہ لکھا ہے کہ ان کی خلافت کے ایام میں وہ منبر پر چڑھ کر خطبہ پڑھ رہے تھے کہ بے اختیار ان کی زبان پر یہ الفاظ جاری ہوئے اے ساریہ پہاڑ پر چڑھ جا۔ اے ساریہ پہاڑ پر چڑھ جا۔ چونکہ یہ فقرات بے تعلق تھے۔ لوگوں نے ان سے سوال کیا کہ آپ نے یہ کیا کہا تو آپ نے فرمایا کہ مجھے دکھایا گیا کہ ایک جگہ ساریہ جو اسلامی لشکر کے ایک جرنیل تھے کھڑے ہیں اور دشمن ان کے عقب سے اس طرح حملہ آور ہے قریب ہے کہ اسلامی لشکر تباہ ہو جائے۔ اس وقت میں نے دیکھا تو پاس ایک پہاڑ تھا۔ کہ جس پر چڑھ کر وہ دشمن کے حملہ سے بچ سکتے تھے۔ اس لئے میں نے ان کو آواز دی کہ وہ اس پہاڑ پر چڑھ جائیں ابھی زیادہ دن نہ گذرے تھے کہ ساریہ کی طرف سے بعینہٖ اسی مضمون کی اطلاع آئی اور انہوں نے یہ بھی لکھا کہ اس وقت ایک آواز آئی جو حضرت عمرؓ کی آواز کے مشابہ تھی۔ جس نے ہمیں خطرہ سے آگاہ کیا اور ہم پہاڑ پر چڑھ کر دشمن کے حملہ سے بچ گئے اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمرؓ کی زبان اس وقت ان کے اپنے قابو سے نکل گئی تھی اور اس قادر مطلق ہستی کے قبضہ میں تھی جس کے لئے فاصلہ اور دوری کوئی شے ہے ہی نہیں۔

پس تقدیر کبھی اعضاء پر بھی جاری کی جاتی ہے اور جس طرح بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جبر سے کام کراتا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ جبر سے انسان سے کام لیتا ہے جس میں انسان کا کچھ بھی دخل نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ محض ایک ہتھیار کی طرح ہوتا ہے یا مردہ کی طرح ہوتا ہے جس میں خود ہلنے کی طاقت نہیں ہوتی وہ زندہ کے اختیار میں ہوتا ہے۔ وہ جس طرح چاہے اس سے کرے۔ چنانچہ حضرت عمرؓ کا یہ واقعہ ایسی ہی تقدیر کے ماتحت تھا اور ان کا کچھ دخل نہ تھا ۔ ۔ ۔ ۔

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الثانی

تلقینِ عمل

۲۱-۱۰-۴۵ کو فرمایا میں نے اس دفعہ کے پروگرام میں دیکھا ہے کہ یہ مجلس خدام الاحمدیہ کا ساتواں سالانہ جلسہ ہے۔ سات کا عدد دینی اصطلاح میں تکمیل پر دلالت کرتا ہے۔ پس ہر ایک خادم احمدیت کو اپنے دل میں غور کرنا چاہیئے کہ آیا ان سات سالوں میں اسکی یا اسکے محلہ کی یا اسکے شہر کی یا اسکی قوم کی تکمیل ہو گئی ہے۔ سات سال کا عرصہ کوئی معمولی عرصہ نہیں۔ ۔ ۔ ۔

خدام الاحمدیہ کو سوچنا چاہیئے کہ انہوں نے اس سات سال کے عرصہ میں ملک کو چھوڑ کر ضلع کو چھوڑ کر شہر کو چھوڑ کر محلہ کو چھوڑ کر گھر کو چھوڑ کر اپنے دل میں کیا فرق اور امتیاز پیدا کیا ہے۔ انسان دوسروں کے متعلق ہزاروں باتیں کہتا ہے اگر حق قبول کرنے کے متعلق کوئی بات ہو تو لوگ فوراً دوسروں کے متعلق کہہ دیتے ہیں کہ نادان لوگ ہیں سنتے نہیں جاہل لوگ ہیں کسی بات پر غور نہیں کرتے۔ دنیا کے کاموں میں مشغول رہتے ہیں اور دین کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ لیکن اگر یہی باتیں ان کے اندر پائی جائیں تو کیا یہی باتیں وہ اپنے متعلق کہنے کو تیار ہوتے ہیں اپنے ہمسایہ کے متعلق ہمیشہ کہتے رہیں گے کہ بڑا ضدی ہے مانتا نہیں۔ دو تین سال سمجھاتے ہو گئے۔ پھر بھی نہیں سمجھتا۔ لیکن اگر ان کے اپنے متعلق یہی سوال ہو تو کیا وہ اپنے نفس کے متعلق بھی۔ یہی کہیں گے کہ بڑا ضدی ہے نہیں مانتا۔ بہت سمجھایا ہے نہیں سمجھتا۔ ہمسائے کے متعلق یہ عذر کر دیتے ہیں کہ سنتا ہی نہیں بڑا جاہل ہے۔ مگر کیا اپنے نفس کے متعلق بھی یہی کہیں گے کہ سنتا ہی نہیں بڑا جاہل ہے۔ اپنے ہمسائے کے متعلق تو کہہ دیتے ہیں کہ سارا دن دنیا کے کاموں میں مشغول رہتا ہے۔ دین کے کاموں کی طرف توجہ نہیں کرتا۔ مگر کیا اپنے نفس کے متعلق بھی یہی کہیں گے کہ سارا دن کام میں لگا رہتا ہوں اس لئے دین کے کاموں کی طرف توجہ نہیں کرسکتا۔ غرض وہ کون سا جواب ہے جو اپنے ہمسائے کے لئے دیتے ہیں اور اپنے لئے بھی وہی جواب پسند کرتے ہوں۔ اگر کوئی شخص ان کی طرف سے یہی جواب دے۔ تو لال لال آنکھیں نکال کر دیکھیں گے اور کہیں گے اس نے میری ہتک کر دی۔ پس یہ ایک اہم سوال ہے اور ہر خادم کو اس امر کے متعلق غور کرنا چاہیئے کہ اس سات سال کے عرصہ میں اس نے کیا کیا۔

اسیرانِ راہِ مولیٰ کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی جلد رہائی کے سامان پیدا فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوہدری مبارک مصلح الدین احمد

تصرفاتِ الٰہیہ

اس کارخانۂ عالم کا خالق و مالک جمیع مخلوقات کا رب ہے اور وہ ہر کس و ناکس کی ربوبیت فرماتا ہے خواہ وہ اسے شناخت بھی کرتا ہے یا نہیں اور ہر فردِ بشر اس کی ربوبیت سے فیضیاب ہوتا ہے۔ خواہ اس کا تعلق کسی مذہب سے ہو اور وہ کسی بھی رنگ و نسل کا ہو۔ بنی نوع انسان کا رب وہ ہے جس نے اس کی بقاءِ حیات کے لئے اپنی صفت رحمانیت سے فیضیاب کرتے ہوئے بن مانگے اس کے لئے بے شمار نعمتیں مہیا کی ہیں اور کرتا چلا جا رہا ہے۔ پھر یہ کہ اپنی صفت رحیمیت سے فیضیاب کرتے ہوئے وہ کسی کی بھی سچی محنت کو ضائع نہیں کرتا بلکہ جو بھی اپنے مقصد کے حصول کے لئے پوری لگن، محنت اور خلوص کے ساتھ کوشاں رہتا ہے اس کی دستگیری فرماتا ہے۔ اس کے مقصد کے حصول کے لئے صحیح سمت دکھاتا ہے اور اسے کامیابی سے ہمکنار فرماتا ہے پھر جیسا کہ ہماری کتاب میں بھی ہے اور حزقیل نبی کی کتاب میں بھی اس کا یہ وعدہ بالکل سچ ہے کہ جو بھی نافع الناس وجود ہوگا اس کی مزید حیات کے لئے وہ اس کی مدد کو آئے گا، اس کی زندگی میں ترقی دے گا اور اس کی عمر بڑھا دے گا۔ تا وہ بنی نوع انسان کی مزید خدمت اور نفع رسانی پر کمربستہ رہ سکے اور اس کی عمدہ اور مفید کارکردگی سے مخلوق مزید مستفیض ہو سکے۔ وہ ہر پکارنے والی کی آواز کو سنتا ہے اور وہ جو عاجزی کو اپناتا ہے یا کسی بھی مشکل میں پھنس کر اپنے آپ کو بے بس اور عاجز دیکھتا ہے اور نہیں جانتا کہ اب کیا کرے خواہ ہاتھ اٹھا کر دعا نہ بھی کرے، اس کی ایسی کیفیت ہی مجسم دعا بن جاتی ہے اور اس کا رب کریم رجوع برحمت کرتے ہوئے اپنی ہستی کا ثبوت دیتا ہے اور اس کی دستگیری کرتے ہوئے اس مشکل سے اسے نجات بخشتا ہے شرط صرف یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو عاجز جانے، اپنے آپ کو مفید ثابت کرے اور مخلوق خدا کی خدمت کو اپنا شعار سمجھے۔ اس تناظر میں اگر دیکھا جائے تو بعض انسانوں کے ساتھ بعض ایسے عجیب واقعات پیش آتے ہیں کہ دنیا دار اسے "عجیب اتفاق"، "ناقابلِ یقین تطابق" "INCREDIBLE COINCIDENCE" وغیرہ کا نام دیتا ہے لیکن اللہ کا بندہ جسے اس کی شناخت اور معرفت حاصل ہے۔ خوب جانتا ہے کہ یہ سب تصرفات الٰہیہ ہیں اور ایسے مواقع پر مولیٰ کریم ایسا تصرف فرماتا ہے کہ غیب سے نجات کے لئے عجیب و غریب سامان پیدا ہو جاتے ہیں اور ایسے انہونے کام بھی جنہیں انسان ناممکن خیال کرتا ہے ہو جاتے ہیں۔

برادرم مکرم مولینا عبدالباسط شاہد صاحب نے اپنے دلچسپ مضمون "ناقابلِ یقین" مطبوعہ الفضل مورخہ ۱۷ اگست ۹۲ء میں "INCREDIBLE COINCIDENCE" کے مصنف کی بیان کردہ بعض مثالوں کا تذکرہ کیا ہے۔ ان میں سے دو مثالیں زیر غور لائیے

(۱) ہوائی جہاز اڑانے والے شخص کی حالتِ زار جبکہ وہ دور دراز الگ تھلگ ایئرپورٹ پر اترا ہوا تھا۔ اور فنی خرابی کی درستی اور مرمت ٹھیک ٹھاک ہونے میں ایک ایسا پرزہ روک بنا ہوا تھا جسے وہاں دستیاب ہونا ناممکنات میں سے تھا۔ اس کی یہ بے بسی اور بیکسی کی حالت مجسم دعا بن گئی اور اللہ تعالیٰ نے غیب سے ایسے سامان پیدا فرما دیئے کہ قریب ہی عمارت والے اجنبی شخص کے ذریعہ مطلوبہ پرزہ مہیا کروا دیا اور اس نافع الناس شخص کی دستگیری فرماتے ہوئے اسے اس مشکل سے نجات بخشی

(۲) کتاب کا مصنف اپنے نوٹس سے استفادہ کر کے اسے مزید بہتر ایڈیشن کی صورت وغیرہ بنانا چاہتا تھا لیکن وہ گم ہو گئی اور باوجود پوری کوشش کے وہ مل نہ رہی تھی وہ اپنے مفید کام میں مخلص تھا اور سچی محنت کر رہا تھا اسے اپنی اس کتاب کے کھو جانے کا شدید قلق تھا۔ اور اس کے حاصل کرنے کے لئے وہ اپنے آپ کو بے بس اور بے کس پا رہا تھا اس کی ایسی قلبی کیفیت مجسم دعا بن گئی اور رب کریم نے اس کی دستگیری کرتے ہوئے غیب سے ایسے سامان پیدا کر دیئے جسے وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا اور اسے وہی کتاب جس کی اسے تلاش تھی اچانک مل گئی۔

ایسے ہی "اتفاقات" "کو تصرفات الٰہیہ" جاننے کے لئے ایک مثال حضرت بابا فرید صاحب کے تذکرہ میں مذکور وہ ایمان افروز واقعہ ہے کہ ایک شخص کا قبالہ گم ہو گیا جس سے وہ سخت پریشان تھا اور بہت کوشش کے باوجود وہ مل نہ رہا تھا۔ آخر حضرت بابا فرید صاحب کی خدمت میں دعا کے لئے حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا میاں! دعا کے لئے کوئی تعلق ہو جب صحیح دعا ہوتی ہے۔ تم یوں کرو کہ تعلقِ محبت پیدا کرنے کے واسطے ہمیں حلوہ کھلاؤ۔ وہ شخص دل میں کہنے لگا۔ عجیب بزرگ ہیں حلوہ کا مطالبہ کرتے ہیں لیکن مجبور تھا اور حاجتمند۔ لہٰذا حلوائی کی دکان پر گیا اور حلوہ دینے کو کہا۔ جونہی حلوائی نے حلوہ تول کر کاغذ میں ڈالنا چاہا وہ فوراً چلایا کہ بھائی حلوائی ٹھہر جاؤ اور اس کاغذ میں حلوہ مت ڈالو! وہ کاغذ دراصل اس کا گمشدہ قبالہ ہی تھا۔ اسے دنیا دار لوگ "عجیب اتفاق" کہیں گے لیکن جسے اپنے رب کریم کی شناخت اور معرفت حاصل ہے وہ خوب جانتا ہے کہ محض تصرف الٰہی سے ایسا ہوا۔ اور یہ سب اس کے مولیٰ کی مہربانی اور فضل سے ہوا۔

وہ لوگ جو دین کے لئے اپنی زندگیاں وقف رکھتے ہیں اور خدمت دین اور خدمتِ خلق کرنا سعادت سمجھتے ہیں ان کے ساتھ ایسے کئی واقعات پیش آتے رہتے ہیں۔ اور میرے کئی بزرگ اور دوست اس کے شاہد ہیں۔ اس تعلق میں خاکسار کے ساتھ بھی بعض واقعات پیش آئے۔ ایک کا حال بدیں غرض پیش ہے کہ یہ اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ غیر ممکن صورتوں میں بھی اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے دست غیب سے اپنے بندوں کی مدد فرماتا ہے اور ایسا تصرف فرماتا ہے کہ انہونے کام جنہیں انسان ناممکن سمجھتا ہے ہو جاتے ہیں۔ قریباً ۲۵ سال قبل کی بات ہے۔ حضرت امام جماعت الثانی نے خاکسار کو اپنے اور سلسلے کے نمائندہ کے طور پر ایک ڈیوٹی پر بھجوایا۔ وہاں کے لوگوں کے منفی رویہ کی وجہ سے مجھے بہت دشواری پیش آئی۔ جن لوگوں سے واسطہ تھا۔ ان کے لئے میں PERSONA NON GRATA تھا۔ وہ مجھ سے ہر امر پوشیدہ رکھتے تھے اور ریکارڈ سے میرا دور کا واسطہ نہ تھا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے تشریف لانا تھا اور مجھے ہدایت تھی کہ جس حد تک بھی ممکن ہو سکے زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کر کے ان کے علم میں لائی جائیں۔ میں نے ہر ممکن طریق استعمال کیا لیکن کوئی بھی صورت کارگر نہ ہوئی۔ دعا کا زوردار ہتھیار بھی استعمال کیا۔ آخر وہ دن آن پہنچا جب حضرت صاحبزادہ صاحب نے شام کو تشریف لانا تھا۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ صبح صبح ہی موقعہ پر انچارج صاحب میرے پاس آئے اور بڑی لجاجت سے کہا کہ ان کا کیشیئر آج نہیں آیا۔ کافی کیش ہے جو بنک میں جمع کروانا ہے۔ آج بعض مہمان کچھ دیر بعد آ رہے ہیں اس لئے میں خود بھی نہیں جا سکتا۔ کسی اور پر مجھے اعتبار نہیں۔ تم مہربانی سے میری گاڑی لے جاؤ اور بنک میں کیش جمع کروا آؤ۔ میں نے ایک لمحہ کے لئے سوچا کہ یہ محض اپنی کسی کارروائی کو پوشیدہ رکھنے کے لئے مجھے اس ایریا سے باہر بھیجنا چاہتا ہے لیکن پھر غیر ارادی طور پر میں نے حامی بھر لی۔ چنانچہ انہوں نے ڈرائیور کو حکم دیا کہ مجھے بنک لے جائے۔ جونہی میں پچھلی سیٹ پر بیٹھا میری گردن کو کسی گتہ نے چھوا۔ میں نے مڑ کر دیکھا تو ایک فائل تھی جسے میں نے اتار کر اپنے پہلو میں رکھ دیا۔ تھوڑی دیر کے بعد اس پر نظر پڑی تو میرے دل میں اللہ تعالیٰ نے ڈالا کہ اسے دیکھنا چاہیئے۔ چنانچہ جب میں نے اسے دیکھا تو اس میں وہ سب معلومات تھیں جن کی کہ مجھے ضرورت تھی۔ بنک ۵ میل کے فاصلہ پر تھا۔ میں نے تسلی اور توجہ کے ساتھ اسے تین مرتبہ پڑھا اور وہ مجھے حفظ ہو گئی۔ واپس آ کر میں نے اپنی نوٹ بک میں لکھ لیا۔ اور شام کو حضرت صاحبزادہ صاحب کی قیام گاہ پر جا کر انہیں نہ صرف جملہ معلومات مہیا کر دیں بلکہ ان کو ایک سوالنامہ تیار کرا دیا جو وہ ان لوگوں سے ملاقات پر ایک ایک کر کے ان سے دریافت کرتے جائیں اور جواباً مطلوبہ معلومات حاصل کر لیں اور اگر وہ جھوٹ سے کام لیں تو میرے نوٹس کام آئیں گے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب بہت ہی خوش ہوئے۔ مجھے ڈھیروں دعائیں دیں اور اللہ تعالیٰ کی حمد کی جس نے محض اپنے فضل سے یہ معلومات اپنے خاص تصرف کے تحت ہمیں پہنچا دیں۔

پس چاہیئے کہ ہم میں سے ہر ایک دعا کے ساتھ اپنے رب کریم سے مدد کا طلبگار رہے۔ دعا کے بارے میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"دعا ایک زبردست طاقت ہے جس سے بڑے بڑے مشکل مقام حل ہو جاتے ہیں اور دشوار گزار منزلوں کو انسان بڑی آسانی سے طے کر لیتا ہے۔ کیونکہ دعا اس فیض اور قوت کو جذب کرنے والی ہے جو اللہ تعالیٰ سے آتی ہے۔ جو شخص کثرت سے دعاؤں میں لگا رہتا ہے وہ آخر اس فیض کو کھینچ لیتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ سے تائید یافتہ ہو کر اپنے مقاصد کو پا لیتا ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم ص ۱۴۸)

"دعا ایک ایسا ہتھیار خدا تعالیٰ نے بنایا ہے کہ انہونے کام بھی جن کو انسان ناممکن خیال کرتا ہے ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ خدا کے لئے کوئی بات بھی انہونی نہیں۔" (ملفوظات جلد پنجم ص ۵)

"یقیناً سمجھو کہ دعا بڑی دولت ہے جو شخص دعا کو نہیں چھوڑتا اس کے دین اور دنیا پر آفت نہ آئے گی۔ وہ ایسے قلعہ میں محفوظ ہے جس کے ارد گرد مسلح سپاہی ہر وقت حفاظت کرتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد چہارم ص ۱۴۸)

اگرچہ الفضل پڑھ کر دوسرے احمدی دوستوں کو پڑھنے کیلئے دینا بھی اچھی بات ہے۔ لیکن زیادہ بہتر بات یہ ہے کہ الفضل خرید کر پڑھنے کی تلقین کی جائے۔ (ادارہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ـــ نون سین

کشمیر ـ کوئی نئی تجویز؟

متحدہ عرب امارات کا دورہ کرتے ہوئے پاکستان کے وزیر امور کشمیر و شمالی علاقہ جات سردار مہتاب احمد خان نے کہا کہ اگر اقوام متحدہ کوئی نئی تجاویز کشمیر کے سلسلے میں پیش کرے تو ہم نہایت سنجیدگی کے ساتھ ان پر غور کرنے کو تیار ہیں۔ انہوں نے اپنی اس خواہش کا اظہار کہ وہاں امن وامان ہونا چاہیئے اور وہاں کے باشندوں کو یہ حق ملنا چاہیئے کہ وہ اپنے متعلق خود فیصلہ کریں مسٹر مہتاب خان نے وزیر اعظم پاکستان کا ایک خط متحدہ عرب امارات کے صدر شیخ زید بن سلطان النہیان کو دیا۔ اس خط میں کشمیر ہی کا زیادہ ذکر ہے۔ انہوں نے گفت وشنید میں یہ بھی کہا کہ کوئی طاقت کشمیریوں سے یہ حق نہیں چھین سکتی کہ وہ اپنے مستقبل کا خود فیصلہ کریں۔ جہاں تک انکی آزادی کا تعلق ہے۔ اقوام متحدہ کی قراردادوں میں انہیں اس بات کا حق دیا گیا ہے کہ وہ ہندوستان سے ملیں یا پاکستان سے ملیں۔ لیکن اگر اقوام متحدہ اب کوئی نئی تجویز پیش کرنا چاہے تو ہم اس کی رائے کا احترام کرتے ہوئے اس پر سنجیدگی سے غور کریں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ گذشتہ ۱۸ ماہ سے ہندوستان اور پاکستان مختلف سطحوں پر اس سلسلے میں گفت وشنید کرتے رہے ہیں۔ اب جبکہ غیر وابستہ تحریک کی جکارتہ میں میٹنگ ہو گی تو وزیر اعظم پاکستان وزیر اعظم ہندوستان سے اس مسئلہ میں گفتگو کریں گے۔

یورپ کے فلسطینی

سوشل ڈیموکریٹک برطانیہ کے لیڈر پیڈی ایش ڈاؤن نے حال ہی میں ان کیمپوں کا دورہ کیا ہے جنہیں سربیا کے لوگ چلا رہے ہیں اور جہاں بوسنیا کے لوگوں کو حراست میں رکھا جاتا ہے۔ اور تشدد کرتے ہوئے ایک سکیم کے ماتحت انہیں ختم کرنے کے لئے ہلاک کر دیا جاتا ہے۔ مسٹر پیڈی ایش ڈاؤن نے وزیر اعظم برطانیہ جان میجر کو ایک خط لکھا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ بوسنیا کے مسلمان یورپ کے فلسطینی بن کر رہ جائیں گے۔ اب انہیں بوسنیا سے نکال کر دیگر ممالک میں بسانے کے انتظام کی ضرورت ہے لیکن وہ انتظام ایسے ہونے چاہئیں کہ مستقبل میں جب بھی موقع ملے وہ اپنے گھروں کو واپس جا سکیں فلسطینیوں کا بھی یہی تقاضا ہے کہ انہیں واپس اپنے ملک میں جا کر اپنے ملک کو آباد کرنے کا موقع ملنا چاہیئے۔ جان میجر ان یورپی لیڈروں میں سے ہیں جنہوں نے کردوں کے لئے مخصوص علاقے کی تجویز پیش کرتے ہوئے انہیں شمالی عراق میں جگہ دلائی تھی۔ لیکن کہا جاتا ہے کہ وہ بوسنیا کے مسلمانوں کے لئے کوئی ایسی بات نہیں کرنی چاہتے۔ مسٹر ایش ڈاؤن نے کیمپوں کے دورے کے بعد بتایا ہے کہ وہاں کے حالات ناگفتہ بہ ہیں ان پر تشدد بھی کیا جاتا ہے اور ایک خاص سکیم کے ماتحت انہیں ہلاک بھی کر دیا جاتا ہے۔ کہتے ہیں کہ بوسنیا کے مسلمانوں کے خلاف سربیا کے لوگوں کو یہ بھی شکایت ہے کہ وہ کٹر مذہبی لوگ ہیں۔ اگر پہلے نہیں تھے تو اب بنتے جا رہے ہیں۔ اس میں کیا شک ہے کہ جب کسی مذہبی جماعت پر تشدد کیا جائے گا تو وہ اپنے ارادوں میں اور مضبوط ہوتی چلی جائے گی۔ جیسا کہ پہلے بھی بتایا جا چکا ہے برطانیہ نے یوگوسلاویہ کے مہاجرین کو اپنے ہاں جگہ دینے سے اتفاق نہیں کیا۔

پاکستان میں ایڈز

اسلام آباد میں نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ہیلتھ کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر نے گذشتہ دنوں بتایا کہ ملک بھر کے ہسپتالوں میں ۱۳۲، ایڈز کے مریض رجسٹر کئے گئے ہیں آپ ایڈز ہی کے سلسلے میں ایک سیمینار سے خطاب کر رہے تھے۔ اس خطاب میں آپ نے بتایا کہ ان مریضوں کی اکثریت صوبہ سرحد سے ہے اور کچھ لوگ سندھ، پنجاب اور اسلام آباد سے بھی تعلق رکھتے ہیں۔ اس سیمینار کا اہتمام نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ہیلتھ اور عالمی تنظیم صحت نے مل جل کر کیا تھا مقصد یہ تھا کہ عوام الناس کو ان احتیاطی تدابیر سے آگاہ کیا جائے جن سے اس مرض سے بچا جا سکتا ہے۔ قومی اسمبلی کے رکن مولانا محمد خان شیرانی نے اپنے صدارتی خطبے میں کہا کہ اگر لوگوں کو صحت کے متعلق واقفیت بہم پہنچائی جائے تو ایڈز کے مرض کو کنٹرول کیا جا سکتا ہے اور صحت کے متعلق واقفیت بہم پہنچانے کے لئے ٹیلی ویژن ریڈیو اور اخبارات کا استعمال لازمی ہے۔ آپ نے کہا کہ اگر معاشرے کے مختلف طبقات ایک دوسرے سے تعاون کریں اور علم بھی پھیلائیں اور احتیاطی تدابیر سے بھی لوگوں کو آگاہ کریں تو اس بیماری کے وائرس کو روکا جا سکتا ہے آپ نے کہا کہ اس سلسلے میں ایک خاص قسم کا ماحول پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ مذہبی دانشوروں اور سیاسی کارکنوں سے آپ نے اپیل کی کہ وہ ماہرین کے ساتھ مل کر ملک کو اس وباء سے بچانے کی بھرپور کوشش کریں۔

سپیس ٹیکنالوجی / جاپان

گذشتہ روز جاپان کی سپیس ایجنسی کے سربراہ نے کہا کہ وہ روس کے ساتھ سپیس ٹیکنالوجی میں تعاون کرنے پر غور کر رہا ہے۔ اور اس بات کا امکان ہے کہ اس تعاون کی بنیاد رکھنے کے لئے بعض معاہدوں پر دستخط کئے جائیں گے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ سابق سوویت یونین دنیا بھر میں سپیس ٹیکنالوجی میں سب سے زیادہ مہارت رکھتا تھا۔ اور اسے سب سے زیادہ فروغ بھی یہیں حاصل ہوا تھا۔ جسکا مطلب یہ ہے کہ روس کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے جاپان بھی خاصی جلدی سپیس ٹیکنالوجی حاصل بھی کرے گا۔ اور اس میں ترقی بھی کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہم اس بات کے خواہش مند ہیں کہ ہم یہ معلوم کریں کہ روس سے جسے سابق سوویت یونین کا وارث کہا جا سکتا ہے کیا کچھ سیکھ سکتے ہیں اور اس میدان میں ہم دونوں کا تعاون کیا نتیجہ پیدا کر سکتا ہے۔ لیکن ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہم نہایت کھل کر یہ کہہ دینا چاہتے ہیں کہ ہمیں اس بات کا ہرگز علم نہیں کہ سابق سوویت یونین کے اندر کیا ہو رہا ہے۔

دو باتیں

پہلی بات تو یہ کہ بتایا گیا ہے کہ کیلیفورنیا میں ایک فرم نے ان لوگوں کے لئے جو سماعت سے محروم ہیں بجائے اس آلہ کے جو کان میں لگایا جاتا ہے یا کان کے اوپر رکھا جاتا ہے ایک اور ترکیب نکالی ہے اور وہ بالکل ویسی ہی ہے جیسی آنکھوں کیلئے کنٹیکٹ لینز ایک چھوٹی سی چیز کان کے اندر۔ بہت ہی اندر۔ تیل کے ساتھ چپکا دی جائے گی۔ اور ایک بالکل چھوٹا سا کمپیوٹر قمیض کے نیچے لگ جائے گا۔ یہ دونوں چیزیں نظر نہیں آئیں گی لیکن انسان بالکل اسی طرح سن سکے گا جس طرح عام سننے والا انسان سن سکتا ہے۔ اس میں نہ آواز کو ہلکا کرنے کی ضرورت پیش آئے گی۔ نہ آواز کو اونچا کرنے کی ضرورت پیش آئے گی۔

بعض لوگ سننے کا آلہ لگا تو لیتے ہیں لیکن مناسب نہیں سمجھتے۔ ایسا لگتا ہے کہ انہیں شرم آتی ہے کہ دوسروں کے سامنے اس بات کا اظہار ہو رہا ہے کہ وہ سن نہیں سکتے۔ چنانچہ ایسے لوگوں کے لئے یہ نئی ترکیب نہایت مفید ثابت ہو گی۔

دوسری بات یہ کہ آسٹریلیا میں اس بات پر تجربہ کیا گیا ہے کہ جن لوگوں نے گھروں میں پالتو جانور رکھے ہوئے ہیں۔ ان پر دل کا حملہ کم ہوتا ہے یعنی وہ دل کے حملے سے خاصے محفوظ ہوتے ہیں۔ بات دراصل یہ ہے کہ اگر پالتو جانور رکھے ہوں تو انسان ہنسی خوشی ان سے باتیں کرتا ہے اور وہ جانور ان سے نہ کبھی غصے ہوتے ہیں نہ کبھی ان کی بات کی تردید کرتے ہیں سنتے رہتے ہیں مثلاً آپ نے بلی رکھی ہوئی ہے۔ کھانے سے پہلے وہ بولتی ہے۔ اور خوب بولتی ہے۔ اور ہمیں خیال آتا ہے کہ ایسا لگتا ہے کہ یہ ہمیں نظمیں سنا رہی ہے۔ گیت سنا رہی ہے اور جب کھانے کے بعد وہ بولتی ہے تو ہم کہتے ہیں یہ ہمارا شکریہ ادا کر رہی ہے۔ یا آپ نے طوطا رکھا ہوا ہے۔ آپ اسے میاں مٹھو میاں مٹھو کہہ کر پکارتے ہیں۔ اور ہنسی خوشی اس سے باتیں کرتے رہتے ہیں یہ بھی آپ کے ساتھ باتیں کر کے آپ کا دل خوش کرتا ہے اس طرح گھر میں رکھے جانے والے سب پالتو جانور آپ کا دل خوش کرتے ہیں اور دل کے خوش رہنے سے دل کے حملے سے انسان خاصا محفوظ ہو جاتا ہے۔ یہ دونوں باتیں ہم نے سنی ہیں اور آپ کو سنا دی ہیں۔ کان کا آلہ اگلے سال تک بازار میں بکنے لگے گا اور پالتو جانور تو آپ ابھی رکھ سکتے ہیں۔ اگر پہلے نہیں رکھا ہوا۔

جماعتی چندے بروقت ادا کرنے میں برکت ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غلام مصطفیٰ تبسم

کھیل اور کھلاڑی

بارسلونا اولمپکس کی اختتامی تقریب ایک عرصہ تک کھیلوں کے شائقین کے دلوں کو گرماتی رہے گی۔ ۲۵ جولائی سے ۹ اگست ۱۹۹۲ء کے درمیان سینکڑوں دلچسپ مقابلے ہوئے۔ فتح اور نصرت کی جہاں خوشیاں بانٹی گئیں وہاں اکثر کھلاڑیوں کے ارمان پورے نہ ہو سکے اب ان کی حسرتیں آئندہ چار برس ان کے دلوں میں مچلتی رہیں گی۔ ان کھلاڑیوں کی اکثریت کے ساتھ ساتھ شائقین کھیل کے لئے بھی ۲۰ جولائی ۱۹۹۶ء تک کا چار سالہ طویل انتظار شروع ہو گیا ہے اور کوئی پتہ نہیں اگلے چار سالوں میں ان کھلاڑیوں کی کارکردگی کے گراف میں کیسے کیسے اتار چڑھاؤ آتے ہیں۔ آئندہ "اٹلانٹا" اولمپک کے ساتھ ہی جدید اولمپکس کے ۱۰۰ سال بھی پورے ہو جائیں گے اور اس طرح "اٹلانٹا" میں اولمپکس کا صد سالہ شاندار جشن بھی ایک یادگار تقریب کا روپ دھار لے گا۔ اور میزبانوں نے اس کی تیاری کے مراحل ابھی سے ہی شروع کر دیئے ہیں اٹلانٹا اولمپکس میں یہ بھی دلچسپ امر ہو گا کہ بارسلونا اولمپکس میں ۱۱۲ تمغے جیت کر تمغوں کی صف میں اول آنے والی روسی آزاد ریاستوں کی متحدہ ٹیم اپنی موجودہ صورتحال برقرار نہ رکھ سکے گی بلکہ یہ ٹیم ۱۲ مختلف پرچموں کے سائے تلے بٹ چکی ہو گی۔ اس لئے اب تک کی ۲۵ اولمپکس تاریخ" کا جائزہ لینے کے بعد یہ بات وثوق سے کہی جا سکتی ہے کہ اپنے ہی ملک میں امریکی ٹیم کا دستہ بھی سب سے بڑا ہو گا اور اٹلانٹا اولمپکس کے اختتام پر اس کے تمغوں کی تعداد بھی اسے سرفہرست رکھے گی۔ بارسلونا اولمپکس میں مشرقی اور مغربی جرمنی کے متحد ہونے کے بعد متحدہ جرمنی کا یہ پہلا اولمپک تھا۔ ۱۹۶۴ء کے اولمپکس تک صرف جرمنی کی ٹیم ہی شرکت کیا کرتی تھی مگر ۱۹۶۸ء سے ۱۹۸۸ء کے دوران اولمپکس میں مشرقی اور مغربی جرمنی کی علیحدہ علیحدہ ٹیمیں حصہ لیتی رہیں اور اس دوران مغربی کی نسبت مشرقی جرمنی کا پلہ ہمیشہ بھاری رہا اور وہ اکثر جیتنے والے ملکوں کی نمایاں صف میں شامل رہا ہے بہرحال اس مرتبہ جرمنی کی ٹیم تمغوں کی دوڑ میں سوئم قرار پائی۔ چین نے گذشتہ اولمپک کے مقابلے میں بارسلونا میں نہایت اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ اور گذشتہ ۲۸ میڈلوں کے مقابلے میں اس نے ۵۴ میڈل حاصل کئے جب کہ میزبان ملک سپین کی کارکردگی بھی نمایاں رہی اور اس نے ۲۲ تمغے حاصل کئے۔ بارسلونا اولمپک کی ایک دلچسپ بات یہ بھی تھی کہ جنوبی کوریا نے پہلا اور آخری یعنی ۲۵۹ واں سونے کا تمغہ جیتا۔ یوں سونے کا تمغہ جیتنے کے آغاز اور اختتام کا سہرا کوریا کے سر باندھتا ہے۔ جہاں بڑے ملکوں کی کارکردگی بارسلونا میں قابل ستائش رہی وہاں کئی چھوٹے ملک تمغوں کی فہرست میں اپنا نام نہ لکھوا سکے۔ بھارت آبادی کے لحاظ سے ایک بڑا ملک ہے مگر وہ اس اولمپک میں نہ تو کوئی اچھی کارکردگی دکھا سکا اور برسوں بعد پہلی بار نہ ہی کوئی تمغہ جیت سکا بارسلونا میں شریک تمغے حاصل کرنے والے ملکوں میں سے پندرہ ممالک صرف ایک ایک تمغہ جیت کر تمغے حاصل کرنے والوں میں شامل ہو سکے جب کہ سونے کے تمغے حاصل کرنے والے ملکوں کی تعداد ۳۷ رہی یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ اولمپک کھیلوں کا آغاز ۱۸۹۶ء میں یونان کے شہر ایتھنز سے ہوا تھا۔ اور افتتاحی اولمپک میں یونان نے بہت اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کیا تھا گو امریکہ نے سونے کے ۱۱ اور یونان نے ۱۰ تمغے جیتے تھے مگر چاندی اور کانسی کے تمغوں میں یونان امریکہ سے بہت آگے تھا اور اس نے دیگر تمغوں میں امریکہ کے ۸ کے مقابلے میں ۳۷ تمغے حاصل کئے تھے مگر بارسلونا اولمپک میں یونان امریکہ سے بہت پیچھے چلا گیا اور اس کے تمغوں کی کل تعداد طلائی تمغوں کی شکل میں صرف ۲ رہی جدید اولمپکس کا افتتاح یونان کے شہر ایتھنز سے ہوا تھا لہذا یونان کی خواہش تھی کہ صد سالہ اولمپکس اور اس کا جشن بھی یونان ہی میں منایا جائے مگر آئندہ اولمپکس مقابلوں کے لئے "اٹلانٹا" کا انتخاب کر لیا گیا اس سے پہلے بھی امریکہ میں ۳ بار اولمپکس کے مقابلے منعقد ہو چکے ہیں یعنی ۱۹۰۴ء میں سینٹ لوئیس ۱۹۳۲ء اور ۱۹۸۴ء میں لاس اینجلس کو "اولمپک سٹی" بننے کا اعزاز حاصل ہو چکا ہے اور اب ۲۰ جولائی سے ۴ اگست ۱۹۹۶ء تک "اٹلانٹا" کھیلوں کی سرگرمیوں کا مرکز بن جائے گا امید کی جا رہی ہے کہ "اٹلانٹا" میں ۱۹۰ ممالک کے کھلاڑی شامل ہوں گے جن میں بہت سے نئے چہرے بھی سامنے آئیں گے۔ بارسلونا میں ۲۵ کھیلوں کے ۲۵۹ طلائی تمغوں کے لئے مقابلے ہوئے جب کہ تین نمائشی کھیل شامل کئے گئے لیکن اٹلانٹا اولمپکس میں کوئی نمائشی کھیل شامل نہیں کیا جائے گا بلکہ توقع کی جا رہی ہے کہ انٹرنیشنل اولمپک کمیٹی اٹلانٹا اولمپکس کے لئے کھیلوں کی تعداد میں بھی کمی کر دے گی۔

۲۵ ویں کھیلوں کے ہاکی مقابلے میں جرمن ہاکی ٹیم نے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کر کے طلائی تمغہ آسٹریلیا نے نقرئی اور پاکستان نے کانسی کا تمغہ جیتا یہ دوسرا موقعہ ہے کہ اولمپک کے ہاکی مقابلوں میں جرمنی نے کامیابی حاصل کی جرمنی نے پہلی مرتبہ یہ اعزاز ۲۰ سال قبل ۱۹۷۲ء کے میونخ اولمپک میں پاکستان کو فائنل میں شکست دے کر حاصل کیا تھا اس مرتبہ جرمن ہاکی ٹیم مسلسل تیسری اور مجموعی طور پر پانچویں مرتبہ اولمپک فائنل میں پہنچی اس سے قبل ۱۹۳۶ء کے برلن اولمپکس میں بھارت نے ۱۹۸۴ء کے لاس اینجلس اولمپکس میں پاکستان اور ۱۹۸۸ء کے سئول اولمپکس میں انگلینڈ نے جرمنی کی پیش قدمی کو روکا۔ آسٹریلین ٹیم جو دنیائے ہاکی کے بے شمار بڑے اعزاز حاصل کر چکی ہے وہ اب تک اولمپک اعزاز سے محروم رہی ہے ۱۹۶۸ء کے میکسیکو اولمپکس میں پاکستان ۱۹۷۶ء کے مانٹریال اولمپکس میں نیوزی لینڈ اور ۱۹۹۲ء کے بارسلونا اولمپکس میں جرمنی فائنل میں آسٹریلیا کے مدمقابل آئے اور آسٹریلیا تینوں بار کامیابی حاصل نہ کر سکا پاکستانی ٹیم نے دوسری مرتبہ کانسی کا تمغہ حاصل کیا اس سے قبل پاکستان نے ۱۹۷۶ء میں مانٹریال اولمپکس میں بھی تیسری پوزیشن حاصل کی تھی۔

مجلس انصار اللہ ربوہ کی طرف سے
شجرکاری کا افتتاح

حلقہ دارالنصر وسطی میں مورخہ ۲۰ اگست ۱۹۹۲ء بروز جمعرات بوقت ۶ بجے شام مجلس انصار اللہ مقامی ربوہ کی طرف سے شجرکاری کی مہم کے آغاز کے طور پر ایک تقریب منعقد کی گئی۔ جس میں قائمقام صدر صاحب مجلس انصار اللہ پاکستان محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب مہمان خصوصی کے طور پر شامل ہوئے۔ آپ کے علاوہ بعض قائدین اور منتظمین، بلاک لیڈرز اور زعماء نے بھی شرکت کی محلہ دارالنصر کے صدر صاحبان کو بھی شرکت کی دعوت دی گئی۔ مکرم محمد نعیم صاحب طاہر نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا پاکیزہ اور شیریں کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد مکرم عبدالرزاق صاحب قائم مقام زعیم انصار اللہ دارالنصر وسطی نے ایک مختصر تقریر کی۔ اختتامی خطاب محترم قائمقام صدر صاحب مجلس انصار اللہ پاکستان نے فرمایا جس میں آپ نے درختوں کی اہمیت اور خاص طور پر پودے لگانے کے بعد ان کی نگہداشت اور حفاظت کی ضرورت اور اہمیت پر زور دیا۔ اس تقریب کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے اپنے ہاتھ سے کھلے میدان میں ایک شہتوت کا پودا لگا کر اس مہم کا باقاعدہ افتتاح فرمایا۔ ایک جامن کا پودا آپ نے بیت الذکر کے اندر لگایا۔ اس موقع پر قائد صاحب ایثار مکرم رفیق احمد صاحب ثاقب اور قائمقام زعیم مکرم لطیف احمد شاہد نے بھی ایک ایک پودا لگایا۔ سب سے آخر میں تقریب کے صدر محترم نے اجتماعی دعا کروائی۔ مجلس انصار اللہ حلقہ دارالنصر وسطی کی طرف سے اس موقعہ پر مہمانوں کی ٹھنڈے مشروبات سے تواضع کی گئی۔

اس تقریب کو کامیاب بنانے کے لئے مکرم خلیفہ صباح الدین احمد صاحب منتظم ایثار نے خاص طور پر جدوجہد کی۔

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ کے شعبہ امداد طلبہ سے مستحق نادار اور یتیم طلباء و طالبات کو تعلیمی وظائف دیئے جاتے ہیں۔ یہ شعبہ مشروط بآمد کے طور پر ہے۔ اس کے اخراجات عطیات اور صدقات کے ذریعہ پورے کئے جاتے ہیں۔ جماعت کے صاحب حیثیت اور مخیر احباب سے گذارش ہے کہ وہ عطیات اور صدقات کی رقوم براہ راست بنام نگران امداد طلبہ یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلبہ بھجوائیں۔

(ناظر تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں

سیکرٹری
مجلس کارپرداز ۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۵۴۱ I

WIDNYAMIS S/O WIRUJUMA پیشہ کسان عمر ۲۷ سال بیعت ۱۹۵۲ء ساکن انڈونیشیا۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۷-۲-۱۹۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی ۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے ۔ (۱) مکان برقبہ ۳۰۰ مربع میٹر مالیتی ۸,۲۰۰,۰۰۰/- RP (۲) زمین برقبہ ۱۲۰۰ مربع میٹر مالیتی ۸,۴۰۰,۰۰۰/- RP (۳) زمین برقبہ ۲۲۰ مربع میٹر مالیتی ۶۶۰,۰۰۰/- RP - (۴) مچھلی کا تالاب برقبہ ۱۱۰۰ مربع میٹر مالیتی ۳,۳۰۰,۰۰۰/- RP (۵) زرعی زمین برقبہ ۳۵۰۰ مربع میٹر مالیتی ۷,۰۰۰,۰۰۰/- RP - کل جائیداد مالیتی ۲۷,۵۶۰,۰۰۰/- RP - اس وقت مجھے مبلغ ۳۰,۰۰۰/- روپے ماہوار بصورت جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے
العبد ۔ WIDNYAMIS انڈونیشیا
گواہ شد نمبر ۱ ۔ APUD JAENUDIN انڈونیشیا ۔ گواہ شد نمبر ۲ ۔ AR WA AHMADI انڈونیشیا ۔

مسل نمبر ۲۸۵۴۲ I

MRS. MASITAH BORUDAMANIK W/O A. SULAIMAN پیشہ خانہ داری عمر ۶۴ سال بیعت ۱۹۴۶ء ساکن انڈونیشیا ۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹۹۰-۶-۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے ۔ (۱) سلائی مشین مالیتی ۵۰,۰۰۰/- روپے ۔ (۲) طلائی زیورات وزنی ۳ گرام مالیتی ۵۰,۰۰۰/- روپے ۔ (۳) حق مہر ۱۰۰,۰۰۰/- روپے ۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰,۰۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔
الامتہ ۔ MRS. MASITAH BORUDAMANIK انڈونیشیا ۔
گواہ شد نمبر ۱ ۔ IMRAN انڈونیشیا ۔ گواہ شد نمبر ۲ ۔ SYAMSUL ZUMAN SULKIFLY انڈونیشیا ۔

مسل نمبر ۲۸۵۴۳ I

JAYAENCANG S/O ASTADI MERTA پیشہ کسان عمر ۸۴ سال بیعت ۱۹۵۶ء ساکن انڈونیشیا ۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۱-۲-۲۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی ۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے ۔ (۱) مکان برقبہ ۱۰۰ مربع میٹر مالیتی ۲,۳۰۰,۰۰۰/- RP (۲) زرعی زمین ۱۱۲۰ مربع میٹر مالیتی ۴,۲۰۰,۰۰۰/- RP - اس وقت مجھے مبلغ ۱۵,۰۰۰/- روپے ماہوار بصورت آمد از جائیداد بالا ہے ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی ۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔
العبد ۔ JAYAENCANG انڈونیشیا
گواہ شد نمبر ۱ ۔ ARWA AHMADI انڈونیشیا ۔ گواہ شد نمبر ۲ ۔ MUNADI انڈونیشیا ۔

مسل نمبر ۲۸۵۴۴ I

MRS OYOH W/O WIRA SASMITA پیشہ کسان عمر ۷۲ سال بیعت ۱۹۴۸ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۱-۸-۲۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے ۔ (۱) پلاٹ برقبہ ۱۵۷۸ مربع میٹر مالیتی ۱,۶۵۰,۰۰۰/- RP - (۲) زمین برقبہ ۲۸۵ مربع میٹر مالیتی ۱,۰۰۰,۰۰۰/- RP - (۳) زمین برقبہ ۱۴۲۸ مربع میٹر مالیتی ۲,۵۰۰,۰۰۰/- RP - (۴) دھان کا کھیت برقبہ ۵۷۰ مربع میٹر مالیتی ۱,۴۰۰,۰۰۰/- RP - (۵) حق مہر ۵۰,۰۰۰/- RP - اس وقت مجھے مبلغ ۴۰,۰۰۰/- روپے ماہوار بصورت جائیداد بالا آمد ہے ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی ۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی

باقی ص ۸ پر

یوسف سلیم شاہد

ایک چھوٹی سی بات

خاکسار "الفضل" کے کالم میں "ایک چھوٹی سی بات" کے تحت ایک واقعہ ارسال کرنے کی جسارت کر رہا ہے ۔ جو کہ ہے تو چھوٹی سی بات لیکن ہے بہت سبق آموز ۔

میرے ایک دوست بتاتے ہیں کہ میں بیت الذکر میں دوستوں کے ساتھ وقار عمل کر رہا تھا کہ میں نے مکڑی کو جھاڑو سے مارا تو ایک چھوٹا سا بچہ بمشکل ۵، ۶ سال کا ہو گا وہ آیا ۔ اور اس نے میرا ہاتھ پکڑ لیا کہ اسے نہ ماریں ۔ میں بہت حیران ہوا اور عجیب بھی لگا کہ اس بچے کو کیا سوجھی ہے جب میں نے کہا کہ اسے کیوں نہ ماروں ۔ تو وہ بچہ کہنے لگا کہ اس نے تو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو دشمن سے بچایا تھا (غار ثور میں) تو مجھ پر رقت طاری ہو گئی ۔ اور بے اختیار جی چاہا کہ اس کا منہ چوم لوں ۔ کتنی پاکیزہ سوچ ہے ۔ اگرچہ یہ مکڑی وہ تو نہ تھی جس نے غار ثور کے سامنے جالا بُنا تھا لیکن اس معصوم کی محبت کا اندازہ لگائیں اور اس کے والدین کتنے عظیم ہیں جنہوں نے اتنی کم عمر میں بچے کے دل میں رسول پاکؐ کی اتنی محبت اور تڑپ پیدا کر دی ہے ۔

خدا کرے کہ ہم میں سے ہر ایک والدین اپنے بچوں کی اس رنگ میں تربیت کرنے والے ہوں ۔

بقیہ: ص ۱ سے آگے

جب بھی ابتلاء مقدر ہو اسے ثابت قدم رکھے ۔ بڑی بدترین موت وہ ہے کہ ساری زندگی خدمت کرتے رہو مگر آخری وقت میں آ کر اللہ کی ناراضگی کی موت نصیب ہو ۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے محترم حافظ عبدالسلام صاحب کا بھی ذکر فرمایا اور فرمایا کہ بہت نیک اور پارسا انسان تھے ۔ نیکی اور تقویٰ سے زندگی گذاری ۔ اسی طرح اور لوگ بھی ہیں جن کا اعلان ہو چکا ہے ۔ ان میں مکرم عبداللطیف ستکوہی صاحب ہیں اور بعض دیگر احباب ہیں ان کی نماز جنازہ غائب پڑھی جائے گی ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ ربوہ ۲۹ اگست ۔ جمعہ اور ہفتہ گرمی اور ہوا کا ملا جلا سلسلہ قائم ہے کبھی کبھی گرمی بڑھ جاتی ہے۔

○ کابل میں عبوری جنگ بندی ٹوٹ جانے سے شہر ایک بار پھر راکٹوں کے دھماکوں سے گونج اٹھا بمباری کی وجہ سے روسی فوجی طیارہ تباہ ہو گیا۔ تین روسی طیارے سفارتی عملے اور ان کے اہل خانہ کو لے جانے کے لئے کابل ایئرپورٹ پر اترے اور حزب اسلامی کے راکٹوں کی زد میں آگئے۔ روس نے کابل میں اپنا سفارت خانہ بند کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ روسی سفارت خانے پر پندرہ راکٹ گرے۔

آنکھوں کے مریضوں کیلئے اطلاع
یکم ستمبر ۹۲ء سے اوقات
مشورہ مندرجہ ذیل ہوں گے
صبح ۹ بجے سے ۱۱ بجے تک
شام ۵ بجے سے ۷ بجے تک
جمعہ کو تعطیل ہوگی
بریگیڈیئر ڈاکٹر مرزا مبشر احمد
امتیاز
سرجیکل کلینک
ڈیوس روڈ ۔ لاہور
فون ـــــ ۳۰۱۴۴۵

○ حزب اسلامی نے کہا ہے کہ دوستم ملیشیا نے جنگ بندی توڑنے میں پہل کی پھر ہمیں بھی جواب دینا پڑا۔ کابل پر حزب اسلامی کی گولہ باری سے اب تک دو ہزار سے زائد افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔

○ پاکستان کے امور خارجہ کے وزیر مملکت مسٹر محمد صدیق کانجو افغان رہنماؤں کے درمیان جنگ بندی کے لئے کابل پہنچ گئے ہیں۔ انہوں نے افغان صدر سے ملاقات کی اب وہ حکمت یار سے ملیں گے۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ جب تک کابل سے کمیونسٹوں کو نہیں نکالا جاتا افغانستان میں امن قائم نہیں ہو سکتا۔

○ واپڈا کی پرائیویٹائزیشن کے لئے جامع پروگرام منظور کر لیا گیا ہے۔

○ بوسنیا اور سربیا کے درمیان لندن میں ہونے والی کانفرنس میں جنگ بندی کے لئے کئی معاہدے طے پائے ہیں۔ تاہم اس کے باوجود بوسنیا میں جنگ جاری ہے۔ شہر کی کئی عمارتوں سے شعلے اور دھواں اٹھ رہا ہے۔

○ قلات میں شدید زلزلہ آنے سے ۴ افراد جاں بحق ہو گئے۔ متعدد مکانات منہدم ہو گئے۔ کوئٹہ مستونگ خضدار اور ڈھاڈر میں بھی جھٹکے محسوس کئے گئے۔ زخمیوں کو ہسپتال پہنچا دیا گیا ہے متاثرین کے لئے امدادی کیمپ لگا دیئے گئے ہیں۔

○ کراچی اور حیدرآباد میں ایم کیو ایم کی خواتین نے مظاہرے کئے۔ مظاہرین پر لاٹھیاں برسائی گئیں اور آنسو گیس کا استعمال کیا گیا۔ کراچی میں ایم کیو ایم کی خواتین پر ہوائی فائرنگ کی گئی۔ حیدرآباد میں لاٹھی چارج سے ۳ خواتین زخمی ہو گئیں۔ آپریشن اور غداروں کے خلاف نعرے بازی کی گئی۔

○ انڈونیشیا نے پاکستان کو غیر جانبدار ممالک کی کانفرنس میں مسئلہ کشمیر اٹھانے سے روک دیا ہے۔ غیر جانبدار ملکوں کی تنظیم کے سیکرٹری جنرل نے کہا کہ ایسے مسائل باہمی طور پر حل کئے جانے چاہئیں۔

○ حکومت پاکستان نے افغانستان کے ساتھ اپنی سرحد بند کر دی ہے تاکہ افغانستان سے آنے والے مہاجرین کے تازہ سیلاب کو روکا جا سکے۔

○ چیف آف آرمی سٹاف جنرل آصف نواز نے کہا ہے کہ ہمارا کام نوکری کرنا ہے۔ ہم اپنی ملازمت پوری کر کے الگ ہو جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہیلی کاپٹر کے حادثے کے متعلق بھارتی دعوے پر اقرار ہے نہ انکار سیاچن میدان جنگ ہے جہاں فوجی جوان زخمی بھی ہوتے ہیں اور مرتے بھی ہیں موت فوجیوں کی جاب کا حصہ ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ دورہ بھارت کے بارے میں فیصلہ کرنا حکومت کا کام ہے میرا نہیں۔

○ پاکستانی حکام اور افغان ملیشیا کے سربراہ رشید دوستم کے درمیان مذاکرات ناکام ہو گئے۔ یہ مذاکرات تاشقند میں ازبکستان کی حکومت کی وساطت سے ہوئے۔ رشید دوستم کو ایران ترکی تاجکستان ترکمانستان اور امریکہ کی حمایت حاصل ہو گئی۔

○ بھارت کے خارجہ امور کے وزیر مملکت مسٹر آر ایل بھاٹیہ نے کہا ہے کہ پاکستان میں بعض قوتیں وزیر اعظم کو بھارت کے ساتھ بہتر تعلقات قائم کرنے سے روک رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پونچھ سیکٹر کے واقعات اسی سلسلے کی کڑی ہیں۔

بقیہ: صـ۷ سے آگے

آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے الامۃ۔ MRS ОУОН انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر ۱۔ ITANG MUHTAR انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر ۲۔ SARI'AN ABIDIN انڈونیشیا۔

NASIR ناصر
تریاق معدہ
خرابی ہضم کا مؤثر علاج
کھانا ہضم کرتا، بھوک بڑھاتا، طبیعت کو شگفتہ اور بحال رکھتا ہے۔
ہمیشہ ایک شیشی گھر میں رکھیے
پیٹ کے جملہ امراض کیلئے اکسیر ہے
قیمت ۱۰/- ، ۲۰/- ، ۳۰/-
ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ

دانت مت نکلوایئے

دانت نکالنا کوئی علاج نہیں
درد والے دانت کو کامیاب علاج کے بعد بھر دیا جاتا ہے
دانتوں سے خون پیپ کا آنا۔ پانی گرم سرد لگنا۔ دانتوں کا ہلنا۔ پائیوریا کے تسلی بخش علاج کیلئے تشریف لائیں۔ ٹیڑھے اور بدصورت دانت خوبصورت کئے جاتے ہیں۔

لنڈن اور جرمنی سے مزید تجربہ حاصل کرنیکے بعد
امراض دندان
خاندانی معالج
پرانے تجربہ کار
ڈاکٹر بشیر احمد دندان ساز
چنیوٹ میں ربوہ والے
پرانا اڈہ لاریاں ۔ نزد صدر چونگی چنیوٹ
فون کلینک : ۹۴۵۰
کوڈ چنیوٹ : ۰۴۶۶

دانتوں کی مانند قدرتی

خوبصورت اور مضبوط مصنوعی دانت
دانت بغیر تار، بغیر تالو، فل سیٹ لگوانے کیلئے ہمارے جدید تجربہ سے فائدہ اٹھائیں۔ جن سے آپ تمام اشیاء باآسانی چبا سکتے ہیں۔

پتہ

ڈش لگوانے والے احباب کیلئے خوشخبری
منظور شدہ مطلوبہ ڈش انٹینا سسٹم دستیاب ہیں۔ رابطہ و بکنگ کیلئے

ڈش انٹینا ماسٹر ۔ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون : ۸۳۱ ۶۶
۹۲۹ ۶۶
رہائش : ۴۸۷

ٹی وی پوائنٹ ۔ فیصل آباد
فون : ۳۰۸۰۶
فیکس : ۶۱۰۱۲۸ - ۰۴۱۱
رہائش : ۳۵۴۱۱۵